باسمہ سبحانہ

قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اہتدیتم

رسالہ منظومہ

نجوم ہدایت

مصنفہ

حضرت العلامہ مولانا محمد فاروق صاحب دامت برکاتہم

باہتمام محمد عمر اترانوی

ناشر

مکتبہ فاروقیہ اتراؤں الہ آباد

کتبہ محمد عرفان متعلم جامعہ فاروقیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

امّا بعد یہ نظم حضرات صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اوصاف وکمالات اور انکی اسلامی خدمات کے مطالعہ سے پیدا شدہ جذبہ سے متاثر ہوکر بزمانہ طالب علمی لکھی گئی تھی اور اسی زمانہ میں طبع ہوکر شائع بھی ہوگئی تھی۔ اب پھر احباب کو اسکے شائع کرنیکا خیال پیدا ہوا تو ایک مختصر مقدمہ لکھدینا مناسب معلوم ہوا

دنیا میں وقتاً فوقتاً بیشمار ہادی اور رہنما آتے رہے اور لاکھوں پیغمبروں کے نور سے یہ زمین جگمگاتی رہی۔ مگر امام الانبیاء سید المرسلین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا تشریف لانا تاریخ عالم کا ایک بینظیر واقعہ ہے۔ آپکے ظہور پُرنور سے جو عظیم الشان اور اعجازی کارنامہ ظاہر ہوا اسکی نظیر چشم فلک نے نہیں دیکھی۔ جو عجیب وغریب تاثیر آپکی ذات منبع البرکات کامل الصفات سے ظاہر ہوئی دنیا اسکی مثال پیش کرنیسے قاصر ہے۔ ایک عجیب روحانی سکتے میں پڑی ہوئی دنیا اور برسوں اوہام، فاسد عقائد، مشرکانہ اور باطل خیالات، وحشیانہ اعمال واخلاق، نفاق اور جنگ وجدل میں مبتلا قوم میں آپکے الہامی بیان اور خداداد روحانی قوت سے ایک انقلاب عظیم پیدا ہوگیا۔ اور اسکی ظاہری وباطنی حالتیں یکسر بدل گئیں۔ مدتوں کے سوئے ہوئے غفلت سے چونک پڑے، برسوں کے بھٹکے ہوئے خدا کی راہ پر چل نکلے جو مشرک تھے موحد ہوگئے جو کافر تھے مومن ہوگئے جو بت پرست تھے بت شکن بنگئے جو گمراہ تھے دوسروں کیلئے ہادی ورہنما بنگئے جاہلانہ حمیت اور وحشیانہ عصبیت کا کہیں نام ونشان نہ رہگیا، قبائلی جھگڑے

اور پشینی عداوتیں جاری رہیں۔ دماغ غرور اور نخوت سے خالی ہوگئے
قلوب صبر و توکل، حلم و بردباری، زہد و پرہیزگاری اور جمیع صفات حسنہ
اور کمالات عالیہ اور اخلاقِ فاضلہ سے معمور ہوگئے اور جسوقت آپ دنیا سے
رخصت ہوئے تو ایک لاکھ چوبیس ہزار کی تعداد میں اپنی نورانی تعلیم
و ہدایت سے اپنے رنگ میں رنگین خدا پرست، پاک طبیعت، راست باز اور
نیک دل لوگوں کا ایک گروہ صداقت، عدالت سخاوت، شجاعت، دیانت
امانت اور جمیع مکارم اخلاق کی ایک مجسّم تصویر جماعت چھوڑ گئے،
جسمیں سب میں شرف و مرتبہ میں افضل و اعلیٰ چار ہوئے، سیّدنا ابوبکر صدیق
رضی اللہ عنہ، سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ، سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ
سیّدنا علی حیدر رضی اللہ عنہ، یہی گروہ مقدس صحابہ کا گروہ تھا۔ جو
امام المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک عظیم الشان معجزہ کیصورت میں ظاہر
ہوا۔ چنانچہ اس مقدس جماعت کے محاسن و کمالات میں وہ خداوندی
جبروت پوشیدہ ہے کہ جس نے دشمنوں کو بھی اقرار اور تعریف میں مجبور
کردیا ہے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لیجائے لیجانیکے بعد
یہ قدوسی جماعت اسلام کا توحید اور عالمگیر اخوت کا پیغام لیکر ملکِ عرب
سے نکل کر اطراف عالم میں پھیل گئے۔ اور ساری دنیا سے اس کو جنگ
کرنی پڑی۔ یہ مقدس صحابہ کرام ہی کے اوصاف و کمالات کا نتیجہ تھا
کہ جہاں جاتے تائید غیبی انکے ہمرکاب ہوتی خدا کا اُنکے ساتھ ہونا آنکھوں
سے نظر آتا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اسلام نہایت تیزی کیساتھ ساری دنیا میں
پھیل گیا۔ بڑی بڑی سلطنتیں زیر و زبر ہوگئیں، سارے کرۂ زمین میں
ایک ہلچل پڑ گئی، شرک و بت پرستی کی آواز جو تمام جزیرہ نمائے عرب میں

گونج رہی تھی یکلخت بند ہوگئی، اور اسکے بدلے ایک بے چون و بے چگون خدا کی منادی بھر گئی، بتوں نے عدم کا راستہ لیا۔ بت خانوں کا نشان مٹ گیا۔ آتشکدے ٹھنڈے پڑ گئے۔ تثلیث کا طلسم ٹوٹ گیا جہالت واوہام کا پردہ چاک ہوگیا۔ باطل عقائد اور خیالات کا گھروندہ پاش پاش ہوگیا۔ شرک واوہام پرستی کا باطل خیال باطل ہوگیا۔ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا

اس مقدس جماعت کا جہاں گذر ہوا انکے ہاتھوں ایسے ایسے کام ظاہر ہوئے کہ سارا عالم حیرت میں آگیا۔ انکے کارناموں سے سیر و تاریخ کے اوراق معمور و مزین ہوئے۔ جریدۂ عالم پر انکا دوام ثبت ہوگیا۔ اور منجانب اللہ اجر عظیم جنات نعیم اور رزق کریم کے وعدوں سے مشرف اور اللہ کے رسول کیجانب سے بشارات عظمہ سے ممتاز و مفتخر ہوئے۔ لوگوں نے انکی صورت دیکھکر انکے افعال واحوال کا مشاہدہ کرکے یقین کرلیا کہ بیشک دین اسلام سچا دین ہے۔ اور جس ہستی نے انکو اس پاکیزہ دین کی تعلیم دی ہے وہ یقیناً خدا کا رسول ہے، اور خداوند قدوس کی طرف سے مؤید ہیں ورنہ یہ انسان کا کام نہ تھا کہ وہ ایسا انقلاب عظیم عرب کی روحانی اور اخلاقی حالت میں پیدا کردیتا۔ چنانچہ جہاں گئے کامیابی و کامرانی سے ہمکنار ہوئے۔ فتح و ظفر کے پرچم لہرادیئے، ملک پر ملک فتح کرتے چلے گئے اور قلوب میں اسلام کی عظمت کا سکہ جما دیا۔ اسلام کی خوبی کا غلغلہ زمین سے آسمان تک پہونچ گیا۔ لوگ برضا و رغبت جوق در جوق اسلام میں داخل ہونے لگے۔ اور باپ دادا کے دین و مذہب کو اسطرح ترک کرنے لگے کہ گویا ان کا سایہ کبھی ان پر پڑا ہی نہ تھا۔

بہر کیف مقدس صحابہ رضی اللہ عنہم دین کے ان اکابرین اور اسلام کے سپوتے اور مایۂ ناز فرزندوں میں ہیں جنھوں نے اعلائے کلمۃ اللہ اور دین اسلام کے پرچم بلند کرنے کیلئے اپنے کو وقف کردیا۔ اور حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نصرت وحفاظت اور دین الٰہی کی تائید وحمایت کیلئے اپنی جان ومال کی بازی لگادی۔ اور شب وروز سراً وعلانیۃً اسی مقصد کیلئے سرگرم اور ساعی رہے۔ صرف اللہ کی رضا اور اسکے محبوب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کی خاطر اپنے کنبوں، قبیلوں اپنے دل وجگر کے ٹکڑوں بیٹوں اور بیٹیوں بیویوں اور دیگر رشتہ داروں کو چھوڑ دیا، اپنے عزیز وطنوں، گھروں، باغوں، کھیتوں نہروں اور چشموں کو خیر باد کہدیا۔ سخت سے سخت موقعوں پر اللہ کے رسول کی جان کو اپنی جان سے زیادہ عزیز سمجھا۔ اپنی اور اپنے مال واولاد کی محبت کے مقابلے میں اللہ کے رسول کی محبت کو ترجیح دی۔

یہ وہ مقدس اور خوش نصیب جماعت ہے جسکو صحبت نبوی کا شرف حاصل ہوا برکات نبوی انکے حصے میں آئے۔ صرف انھیں نے وحی کو اترتے دیکھا، فرشتوں کی حاضری سے مشرف ہوے۔ انھیں کے سامنے آیات الٰہی کا نزول ہوا۔ انھوں نے ہی حضور کے معجزات کا مشاہدہ کیا۔ آپکی روشن نشانیاں دیکھیں، حتی کہ جو غیب تھا انکے لئے شہادت ہوگیا۔ جو علم الیقین تھا وہ عین الیقین ہوگیا۔ پھر حضور کی نظر کیمیا اثر سے حق الیقین ہوگیا۔ انکو صحیح معنوں میں ایمان والیقان کا وہ درجہ حاصل ہوا جو انکے بعد کسی کو حاصل نہ ہوسکا۔ یہی جماعت حضور کی رسالت کے، قرآن کے، معجزات کی، عقائد کی، اعمال کی، اخلاق کی شاہد اور گواہ ہوئی لہٰذا انکے اعتبار پر قرآن اور رسالت ونبوت کا اعتبار منحصر ہے، ان کے سچے اور معتبر ہونے پر معجزات نبویہ کا ثبوت موقوف ہے، ایمان، عقائد، اعمال اور اخلاق

کا انھیں کی روایت پر دار و مدار ہے۔ ان کا انکار، خدا کا انکار، قرآن کا انکار
رسالت کا انکار، تمام دین اسلام ہی کا انکار ہے۔ وہ خود رشد و ہدایت پر گامزن
ہوئے اور دوسروں کیلئے ہادی و رہنما بنے پروردگار عالم نے انکے رشد و ہدایت
پر ہونیکی اپنے پاک کلام میں گواہی دی۔ اُولٰئِکَ ھُمُ الرَّاشِدُوْنَ یہی
لوگ رشد و ہدایت پر ہیں۔ ان کے سچے ہونیکی بابت دیتے ہوئے فرمایا اُولٰئِکَ
ھُمُ الصّٰدِقُوْنَ یہی لوگ سچے ہیں، ان کے صحیح معنوں میں مومن ہونے کی
گواہی دیتے ہوئے فرمایا اُولٰئِکَ ھُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا یہی لوگ صحیح معنوں
میں سچے اور پکے مومن ہیں۔ ان کے اوصاف اور ایمان اور عبادت کی نسبت
گواہی دیتے ہوئے فرمایا۔ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَالَّذِیْنَ مَعَہٗ اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ
رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ تَرٰھُمْ رُکَّعًا سُجَّدًا یَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰہِ وَرِضْوَانًا
سِیْمَاھُمْ فِیْ وُجُوْھِھِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ط محمد اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ
ان کے ساتھ ہیں یعنی صحابہ کفّار پر زور آور اور سخت ہیں۔ آپس میں مہربان
اور نرم دل ہیں۔ تم ان کو رکوع کرنیوالے، سجدہ کرنیوالے، یعنی اکثر اوقات
نمازوں میں مشغول پاؤگے۔ یہ اللہ سے اسکی خوشنودی اور فضل کی طلب میں
لگے رہتے ہیں۔ سجدہ کا اثر انکے جبین مبین سے ظاہر اور لائح ہوتا ہے
ذٰلِکَ مَثَلُھُمْ فِی التَّوْرٰۃِ وَمَثَلُھُمْ فِی الْاِنْجِیْلِ ان کے اوصاف کتاب موسیٰ
توراۃ میں ہے انکے اوصاف کتاب عیسٰی انجیل میں ہے۔

اپنی رضامندی کا اعلان ان لفظوں میں کرتا ہے، رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ
اللہ ان سے راضی اور یہ اللہ سے راضی، اُن کو جنت میں داخل کرنیکا وعدہ
کرتا ہے لَاُدْخِلَنَّھُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ، یعنی میں ضرور ضرور انکو
ایسی جنتوں میں داخل کرونگا جنکے نیچے سے نہریں جاری ہیں"، وَاَعَدَّ لَھُمْ

جنّٰتٍ تجری تحتہا الانہار یعنی اللہ تعالیٰ نے تیار کر رکھی ہیں ایسی جنتیں جنکے نیچے سے نہریں جاری ہیں۔ انکے ایمان کی تصدیق فرما کر مغفرت اور رزق کریم اور اجر عظیم کا وعدہ فرماتا ہے لہم مغفرۃ و رزق کریم انکے لئے مغفرت اور رزق کریم ہے، لہم مغفرۃ و اجراً عظیما انکے لئے مغفرت اور اجر عظیم ہے۔ انکی فضیلت تمام امم ماضیہ پر بیان کرتا ہے، کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تم بہترین امت ہو جو لوگوں کیلئے پیدا کیگئی ہے وغیرہ وغیرہ

پھر لسان نبوت سے انکے مراتب رفیعہ کی جو شہادتیں صادر ہوئیں الکایہ مختصر متحمل نہیں۔ مثلاً فرمایا لایبلغ انفاق غیرھم مثل احد ذھبا مبلغ انفاق من شیرھم ولا نصفہ، اگر آئندہ آنیوالا کوئی مسلمان اُحد پہاڑ کے برابر سونا اللہ کی راہ میں خرچ کرے تو وہ میرے صحابہ کے ایک سیر بلکہ آدھے سیر جو خیرات کرنے کے برابر بھی نہیں ہوگا اس جماعت قدوسیہ پر اپنا اطمینان واعتبار ظاہر کرتے ہوے اور اس جماعت کو معیار حق وصداقت قرار دیتے ہوے، صحیح معنوں میں وراثت انبیاء اور نجوم ہدایت ہونیکے منصب عالی کا پروانہ اور سند عنایت فرماتے ہوے ارشاد فرمایا اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اھتدیتم میرے صحابہ مثل ستاروں کے ہیں انمیں سے تم جسکی بھی اقتدا اور پیروی کروگے ہدایت پاؤگے

7

رسالہ ہٰذا کے متعلق

حضرت الحاج مولانا مولوی سراج الحق صاحب مدظلہ مچھلی شہری کی مبارک رائے

باسمہٖ

میرے عزیز دوست مولوی محمد فاروق صاحب ترالوی ایک پرجوش مبلغ اور ایک جوان صالح ہیں، کثر اللہ امثالہ

انھوں نے اپنی حمیت دینی کے زیر اثر حال ہی میں ایک مسدس منقبت صحابہ میں لکھا ہے "نجوم ھدایت" جس کا نام اس حدیث سے ماخوذ ہے

اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم

اس نظم میں شاعرانہ خوبیاں اور فن کارانہ محاسن نہیں ہیں مگر پرجوش طبیعت حمیت دینی، محبت صحابہ اور صداقت بیان کی غمازی ہر مصرع کر رہا ہے "وکفی بہ فخراً" اس نظم کا ایک مصرع کسقدر سچا، کسقدر برجستہ واقع ہوا ہے کہ تعریف نہیں ہو سکتی ع وہ راتوں کے راہب تھے دن کے سپاہی "ھم باللیل رھبان وبالنہار فرسان" کا مقولہ عربی جسقدر دلکش تھا میں بلاخوف تردید کہتا ہوں کہ اس سے کسی طرح کم یہ مصرع اردو بھی نہیں، وہی ایجاز بلاغت، ویسی ہی چست بندش، اتنا کامیاب کوئی دوسرا ترجمہ کم دیکھا گیا ہے، ناظرین ایسی مثال اکثر اس نظم میں پائیں گے

اللہ تعالیٰ اس نظم کو انکے لئے ذریعہ آخرت بنائیں اور دنیا میں قبول علم سے نوازے (آمین)

گورنمنٹ کالج الہ آباد ۲۴ ربیع الاول ۱۳۶۱ھ — محمد سراج الحق غفرلہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کروں حمد تیری خدایا میں کیونکر | کہ بھیجا پیمبرؐ کو رحمت بنا کر
نبیؐ کے صحابہؓ ہیں ملت کے رہبر | وہ بعد از پیمبرؐ رسول پیمبرؐ

زمانے میں بعد از نبیؐ سب سے بہتر
ابوبکرؓ و فاروقؓ، عثمانؓ و حیدرؓ

رفیق پیمبرؐ تھے صدیق اکبرؓ | نہاں تھے عمرؓ میں نبوت کے جوہر
تھے عثمانؓ بھی داماد محبوب داور | علیؓ ولی بھی تھے کیسے دلاور

زمانے میں بعد از نبیؐ سب سے بہتر
ابوبکرؓ و فاروقؓ عثمانؓ و حیدرؓ

وہ باطل کی بنیاد ڈھا دینے والے | جہاں سے جہالت مٹا دینے والے
چراغ ضلالت بجھا دینے والے | وہ راہ ہدایت دکھا دینے والے

زمانے میں بعد از نبی سب سے بہتر
ابوبکرؓ و فاروقؓ عثمانؓ و حیدرؓ

سخاوت کا دریا بہا دینے والے   قناعت کا نقشہ دکھا دینے والے
وہ دولت کو راہِ خدا دینے والے   وہ تخمِ دیں کی قوت بڑھا دینے والے

زمانے میں بعد از نبی سب سے بہتر
ابوبکرؓ فاروقؓ عثمانؓ و حیدرؓ

وہ گھربار اپنا لٹا دینے والے   خدا کیلئے سر کٹا دینے والے
زمانے کی بگڑی بنا دینے والے   وہ بندوں کو حق سے ملا دینے والے

زمانے میں بعد از نبی سب سے بہتر
ابوبکرؓ و فاروقؓ عثمانؓ و حیدرؓ

وہ ظالم کی قوت گھٹا دینے والے   وہ مظلوم کا حق دلا دینے والے
وہ سرکش کے سر کو جھکا دینے والے   غریبوں کا رتبہ بڑھا دینے والے

زمانے میں بعد از نبی سب سے بہتر
ابوبکرؓ و فاروقؓ عثمانؓ و حیدرؓ

وہ محبوبِ ربّ العلا بنکے آئے　　وہ اسلام کے پیشوا بنکے آئے
زمانے میں نجمِ ہُدیٰ بنکے آئے　　وہ محراب و دَر کی ضیا بنکے آئے

زمانے میں بعد از نبی سب سے بہتر
ابوبکر و فاروق عثمان و حیدر

سراپا وہ صدق و صفا بنکے آئے　　مجسّم وہ حلم و حیا بنکے آئے
مکمّل وہ جود و سخا بنکے آئے　　منوّر ز شمع دلا بنکے آئے

زمانے میں بعد از نبی سب سے بہتر
ابوبکر و فاروق عثمان و حیدر

بتاؤں میں تم سے کہ کیا بنکے آئے　　وہ فطرت کی بس مدّعا بنکے آئے
وہ رحم و کرم کی گھٹا بنکے آئے　　سراسر وہ فضلِ خدا بنکے آئے

زمانے میں بعد از نبی سب سے بہتر
ابوبکر و فاروق عثمان و حیدر

وہ بزمِ صداقت کے صدّیق اکبر   وہ چرخِ عدالت کے تابندہ اختر
وہ بحرِ سخاوت کے نایاب گوہر   وہ رزمِ شجاعت کے حیدر و صفدر

زمانے میں بعد از نبی سب سے بہتر
ابوبکر و فاروق عثمان و حیدر

محبّت کے دریا کے سب تھے شناور   تقی و نقی و حلیم و دلاور
محبِّ نبی اور محبوب داور   ستارے تھے سب اور نبی ماہِ انور

زمانے میں بعد از نبی سب سے بہتر
ابوبکر و فاروق عثمان و حیدر

وہ چرخِ ہدایت کے روشن ستارے   خدا کے پیارے نبی کے دلارے
گنہگار امّت کے سب تھے سہارے   نبی کے غلام اور آقا ہمارے

زمانے میں بعد از نبی سب سے بہتر
ابوبکر و فاروق عثمان و حیدر

رکوع و سجود ان کا مالک کو بھایا　　تَرَاهُمْ ہے کس شاں سے قرآں میں آیا
خدا نے بھی محبوب اپنا بنایا　　ترانہ مرے کا ہر اک نے گایا

زمانے میں بعد از نبی سب سے بہتر
ابو بکر و فاروق عثمان و حیدر

صداقت کی نہریں انھیں سے ہیں جاری　　زمیں کی عدالت سے معمور ساری
فضیلت سے واقف ہے قرآں کا قاری　　ہے رعبِ شجاعت زمانہ پہ طاری

زمانے میں بعد از نبی سب سے بہتر
ابو بکر و فاروق عثمان و حیدر

انھیں کی بدولت ملی ہے شریعت　　کھلی انکے دم سے ہے راہِ طریقت
زمانے نے سیکھی ہے ان سے سیاست　　صداقت، عدالت، سخاوت، شجاعت

زمانے میں بعد از نبی سب سے بہتر
ابو بکر و فاروق عثمان و حیدر

لیا تھا نبی سے یہ فیض رفاقت — وہ باطل سے بغض اور باہم محبت
خدا کی طلب میں خدا کی عبادت — ہے قرآں میں اس بات پر خود شہادت

زمانے میں بعد از نبی سب سے بہتر
ابوبکر و فاروق عثمان و حیدر

زمانے پہ احساں ہے ایسے سخی ہیں — وہ حق کیلئے سب ہی مرد جری ہیں
وہ باغ جناں میں رفیقِ نبی ہیں — وہ یارِ نبی ہیں خدا کے ولی ہیں

زمانے میں بعد از نبی سب سے بہتر
ابوبکر و فاروق عثمان و حیدر

انھیں حق نے رتبہ میں عالی بنایا — نبوت کے گلشن کا مالی بنایا
خلافت کا دنیا میں والی بنایا — حکومت کو انکی نرالی بنایا

زمانے میں بعد از نبی سب سے بہتر
ابوبکر و فاروق عثمان و حیدر

مدینے کا ساقی جو مستی میں آیا　　خدا جانے کیسا پیالہ پلا یا
دلوں سے ہر اک ماسوا کو مٹایا　　بجز حق ہر اک بھولا اپنا پرایا

زمانے میں بعد از نبی سب سے بہتر
ابو بکر و فاروق عثمان و حیدر

بسا تھا خدا ہی خدا بس نظر میں　　یہی ایک سودا تھا بس انکے سر میں
یہی درد تھا ان کے قلب و جگر میں　　خوشی اور غم میں سفر میں حضر میں

زمانے میں بعد از نبی سب سے بہتر
ابو بکر و فاروق عثمان و حیدر

تھی دولت کی خواہش نہ سودائے زر تھا　　ہمہ وقت اسلام پیش نظر تھا
رہ حق میں انکو کسی کا نہ ڈر تھا　　خدا پر نظر تھی ہتھیلی پہ سر تھا

زمانے میں بعد از نبی سب سے بہتر
ابو بکر و فاروق عثمان و حیدر

سنا جونہی ارشاد خیر البرایا کہ جنت ہے تلوار کے زیر سایہ
وطن، مال، اولاد، سب کو بھلایا لہو اپنا راہ خدا میں بہایا

زمانے میں بعد از نبی سب سے بہتر
ابو بکر و فاروق عثمان و حیدر

خدا کے پیمبر کا پیغام لیکر بڑھا ارضِ بطحا سے یہ حق کا لشکر
نہ دیکھا پہاڑ اور نہ دیکھا سمندر پیامِ الٰہی کو پہونچایا گھر گھر

زمانے میں بعد از نبی سب سے بہتر
ابو بکر و فاروق عثمان و حیدر

کیا فتح ایران و شام اور خیبر مسخر کیا تختِ کسریٰ و قیصر
زمانے سے جہل و ضلالت مٹا کر کیا علم و حکمت سے عالم منور

زمانے میں بعد از نبی سب سے بہتر
ابو بکر و فاروق عثمان و حیدر

مٹی ظلمت شرک و بدعت سراسر گیا ظلم و عدوان دنیا سے یکسر
گھٹا جود و رحمت کی چھائی جہاں پر جَلال اور جنگ کی رُکی بادِ صَرصَر

زمانے میں بعد از نبی سب سے بہتر
ابو بکر و فاروق عثمان و حیدر

بڑھے نام حق لیکے یہ حق کے ضیغم تو عالم میں لہرا دیا حق کا پرچم
اٹھا بزم باطل میں اک شور ماتم لیکایک ہوا کچھ کا کچھ رنگ عالم

زمانے میں بعد از نبی سب سے بہتر
ابو بکر و فاروق عثمان و حیدر

مچی کھلبلی کفر کے معبدوں میں پڑی ہلچلی دہر کے بتکدوں میں
بڑھی بے کلی ظلم کی مجلسوں میں پڑا شور توحیدِ حق مسجدوں میں

زمانے میں بعد از نبی سب سے بہتر
ابو بکر و فاروق عثمان و حیدر

تھے از بسکہ سرشار صہبائے عرفاں — تھے تصویر ایقاں تھے تصویر ایماں
لقب خیرِ امت کا دیتا ہے قرآں — بجا ہے کہیں ناز ان پر مسلماں

زمانے میں بعد از نبی سب سے بہتر
ابو بکر و فاروق عثمان و حیدر

شب و روز تھا شغلِ یادِ الٰہی — غذا انکی عشق رسالت پناہی
تھے مصروف تبلیغِ امر و نواہی — وہ راتوں کے راہب تھے دن کے سپاہی

زمانے میں بعد از نبی سب سے بہتر
ابو بکر و فاروق عثمان و حیدر

کہاں تک سناؤں یہ قصہ بڑا ہے — مناقب سے انکی تو قرآں بھرا ہے
بیاں ہو سکے اور نہ ابتک ہوا ہے — زباں پر یہ المختصر آ رہا ہے

زمانے میں بعد از نبی سب سے بہتر
ابو بکر و فاروق عثمان و حیدر